پلان

ڈاکٹر وسیم صدیقی
10/8th Road North
Ahmadi - 61008
Kuwait

اس نے گاڑی پورٹیکو سے باہر نکالی۔کافی گرمی تھی گاڑی کے آؤٹ سائڈ ٹمپریچر کا میٹر 48 ڈگری بتا رہا تھا۔اسنے کار کا AC چلا دیا تھا۔ کتنی تیز دھوپ ہے اسنے سوچا جیسے بدن جھلس جائے۔گھر سے نکل کر صرف کار میں بیٹھنے میں اسے جو دھوپ لگی تھی اس سے گرمی کی شدت کا اندازہ ہوگیا۔وہ سڈنی سے کویت کچھ مہینے پہلے ہی آیا تھا۔کیا قدرت کا نظام ہے اس نے سوچا۔سڈنی میں جون جولائی میں شدید سردی کا موسم ہوتا ہے اور یہاں کویت میں انہی مہینوں میں زبردست گرمی،اسنے سوچا یہاں آکے ہر طرح کی Facilites ہیں۔آفس۔کار،گھر، Shopping Center سب ہی تو Air conditined ہیں صرف ایک دو مٹکے لیے جو باہر نکلنا پڑتا ہے اسی میں برا حال ہو جاتا ہے ایسے میں جب وہ ادھر ادھر نظریں دوڑاتا ہے اتنی شدید گرمی اور دھوپ میں......مزدوروں کو کام کرتا ہوا دیکھتا تھا۔ہر طرف کنسٹرکشن کا کام۔اونچی Buildings بن رہی ہیں اور اس میں ان مزدوروں کا پسینہ نکل نکل کر جذب ہو رہا ہے۔یہ مزدور کتنی جان توڑ محنت کرتے ہیں صرف اس لیے کی وہاں انکے ملک میں ان کے بیوی بچے اور ان سے متعلق لوگ سکون سے زندگی گزار سکیں۔اس عرب کے تیل سے ان کے گھر تو روشن ہو رہے تھے لیکن شائد ان کے گھر والوں کو اندازہ نہ ہو کہ اپنے گھروں کو روشن کرنے کے لیے ان مزدوروں کا بدن کا تیل کتنا جلتا ہوگا۔جب اس نے گھر کے پھاٹک سے باہر گاڑی نکالی تو اسے دو آدمی پھاٹک سے تھوڑی دور پر لگے ایک درخت کے سائے میں کھڑے نظر آئے۔جو اس کے گھر کی طرف دیکھ رہے تھے۔تھوڑی دور پر بس اسٹینڈ تھا جہاں ان مزدوروں کی بسیں انہیں لینے اور چھوڑنے آتی رہتی تھیں۔اس نے سوچا یہ دونوں آدمی بس اسٹینڈ ہی جا رہے ہوں گے۔اور تھوڑی دیر درخت کے سائے میں کھڑے ہو گئے ہوں گے۔وہاں سے کافی دور ان مزدوروں کے کیمپ تھے جہاں وہ سب رہتے تھے۔ آس نے سوچا وہ دونوں اگر اپنے کیمپ جا رہے ہوں گے تو وہ اُنہیں چھوڑ دے گا۔اس نے درخت کے پاس گاڑی روک دی اور گاڑی کا شیشہ کھول کر اس نے کہا آجاؤ گاڑی میں بیٹھ جاؤ کہاں جانا ہے میں تم لوگوں کو چھوڑ دوں گا۔وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے تھے۔وہ دونوں مزدور تو لگ رہے تھے لیکن باقی مزدوروں کی طرح اتنے پھٹے حال نہیں۔بدن پر کچھ بہتر کپڑے تھے۔کس کیمپ میں رہتے ہو میں وہاں تک چھوڑ دوں گا۔نہیں سر ہم تو فحیل میں رہتے ہیں وہاں کسی دکان میں ملازم ہیں،یہاں احمدی کسی کام سے آئے تھے۔اب واپس جا رہے ہیں۔اچھا چلو تم لوگوں کو فحیل ہی میں چھوڑ دوں گا۔

اس کی کار فحیل میں داخل ہو رہی تھی کس طرف تمہاری دوکان ہے میں وہیں اُتار دوں گا۔نہیں سر یہیں کنارے پر اتار دیجئے ہم لوگ چلے جائیں گے۔نہیں کوئی بات نہیں کافی تیز دھوپ ہے میں دوکان تک چھوڑ دوں گا اس نے دوبارا کہا نہیں نہیں ہمیں یہیں اُتار دیجئے اب کی دونوں ایک ساتھ بولے تھے،اس نے گاڑی کنارے کر کے فٹ پاتھ کے پاس روک دی تھی۔وہ دونوں گاڑی سے اتنی جلدی نکلے کہ اس کا شکریہ ادا کرنا

بھی بھول گئے۔ پھر وہ تھوڑی دور جا کر رک گئے، کار والا گاڑی U.Turn لے کر واپس جا رہا تھا۔

یار منگلو جو میں سوچ رہا ہوں کیا تو بھی وہیں سوچ رہا ہے۔ ہاں میں بھی وہیں سوچ رہا ہوں۔ پچھلے کئی سال سے ہم لوگ یہاں کوئٹ میں ہیں۔ آج یہ پہلا آدمی ہے جس نے ہمیں کار میں لفٹ دی۔ یار میں تو بہت پریشان ہو گیا تھا جب اس نے کہا تھا کہ دوکان تک چھوڑ دوں گا۔ ہاں میں بھی بہت پریشان تھا کوئی دکان ہوتی تو بتاتے۔ تو بتا اب کیا پلان ہے۔ پلان اب بدل گیا۔ یعنی اب ہم لوگ اس آدمی کے گھر چوری نہیں کریں گے۔ دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔

......☆......